کے ساتھ پوشیدہ رکھا جاسکتا ہے۔ یہ ساری دولت حاکم خاندانوں اور طبقوں کی ذاتی جیبوں میں چلی جاتی ہے۔ وہ اس کو ذاتی دولت سمجھتے ہیں۔ لہٰذا ملک، قوم یا عوام کی فلاح و بہبود اور ترقی کی بجائے اپنے چونچلوں پر بے دریغ لٹاتے ہیں۔

مائیکل ایل راس نے اپنے مطالعہ اور تجزیہ سے نتیجہ یہ اخذ کیا ہے کہ تیل برآمد کرنے والے ملکوں کے عوام، بین الاقوامی ادارے، باضمیر ماہرین اور یہاں تک کہ تیل درآمد کرنے والے ترقی یافتہ ملکوں کے عوام چاہیں تو اس صورت حال کو بدلا جاسکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تیل کی دولت کے مضمرات آج کے زمانے میں وہ نہیں رہے جو کہ ماضی میں تھے۔ لہٰذا ان کو ایک بار پھر تبدیل کیا جاسکتا ہے اور تیل سے ملنے والی بے پناہ دولت کا رُخ مثبت عوامل کی طرف موڑا جاسکتا ہے۔

عنوان: صوفیانہ روشنی اور وحدت انسانی (انگریزی)

مصنف: خادم حسین سومرو

ناشر: سائیں پبلشرز، سیون شریف، سندھ

صفحات: 156

قیمت: 300 روپے

خادم حسین سومرو سندھ کے معروف دانش ور اور مصنف ہیں۔ وہ ایک زمانے میں جی ایم سید کے سیکرٹری رہے تھے اور سید صاحب کی وفات کے بعد خادم حسین سومرو نے اُن کی کتابیں نئے انداز سے شائع کروائیں۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے سید صاحب کی بعض کتابوں کے اردو اور انگریزی زبانوں میں تراجم کئے اور یوں اُن کے پیغام کو قارئین کے وسیع تر حلقوں تک پہنچایا۔

علاوہ ازیں سومرو صاحب نے سندھی، اردو اور انگریزی زبانوں میں سندھ کے

مسائل، تاریخ، تہذیب اور تصوف پر خود بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ اُن کی آخری کتاب انیسویں صدی میں برطانیہ اور روس کے درمیان ایشیائی کشمکش یعنی گریٹ گیم کے موضوع پر تھی۔

''صوفیانہ روشنی اور وحدت انسانی'' سومرو صاحب کی تازہ ترین کتاب ہے۔ کتاب کا موضوع یہ ہے کہ مذہبی انتہا پسندی اور فرقہ واریت نے پاکستان میں قتل و غارت کو فروغ دے کر خانہ جنگی کی اذیت ناک صورت حال پیدا کر دی ہے۔ تصوف اس صورت حال سے نکلنے میں ہماری مدد کر سکتا ہے۔ اُس کی رہنمائی میں ہم خون ریز انتہا پسندی اور تشدد پسند فرقہ پسندی سے نجات پا سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تصوف اپنی وحدت الوجودی آئیڈیالوجی کے ذریعے رواداری، برداشت اور اعتدال پسندی کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ مختلف مذہبی، نسلی، لسانی اور دیگر گروہوں کے باہمی اختلافات کی شدت کو کم کرتا ہے اور اُن کو ایک دوسرے کو برداشت کرنے پر مائل کرتا ہے۔

اپنی کتاب میں خادم حسین سومرو نے صوفیائے کرام اور خصوصاً سندھی صوفی دانشوروں اور شاعروں کی نگارشات سے بہت سی مثالیں دے کر واضح کیا ہے کہ تصوف انسانی وحدت کا علمبردار ہے۔ وہ گروہ بندیوں کے بجائے انسان دوستی اور ایکتا کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ عقیدے کی بنیاد پر خونریزی اور دہشت گردی کو سختی سے مسترد کرتا ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ نقطہ نظر پہلی بار پیش نہیں کیا گیا۔ امر واقع تو یہ ہے کہ جب سے کسی دوسرے کا وجود برداشت نہ کرنے والے انتہا پسند منظر عام پر آئے ہیں، تب سے، اُن سے نمٹنے کی خاطر، تصوف کی ضرورت پر زیادہ زور دیا جانے لگا ہے۔ اس حوالے سے پاکستان میں کئی قومی اور بین الاقوامی کانفرنسیں اور سیمینار منعقد ہوئے ہیں، مضامین، کتابیں اور پمفلٹ شائع ہوئے ہیں، کونسلیں اور انجمنیں بنی ہیں۔ گویا تریاق کے طور پر تصوف کا بہت چرچا ہونے لگا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اب عام طور پر یہ دعویٰ مان لیا گیا ہے کہ نجات کی راہ تصوف میں ہے۔

خادم حسین سومرو کی کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ ان کے بارے میں یہ